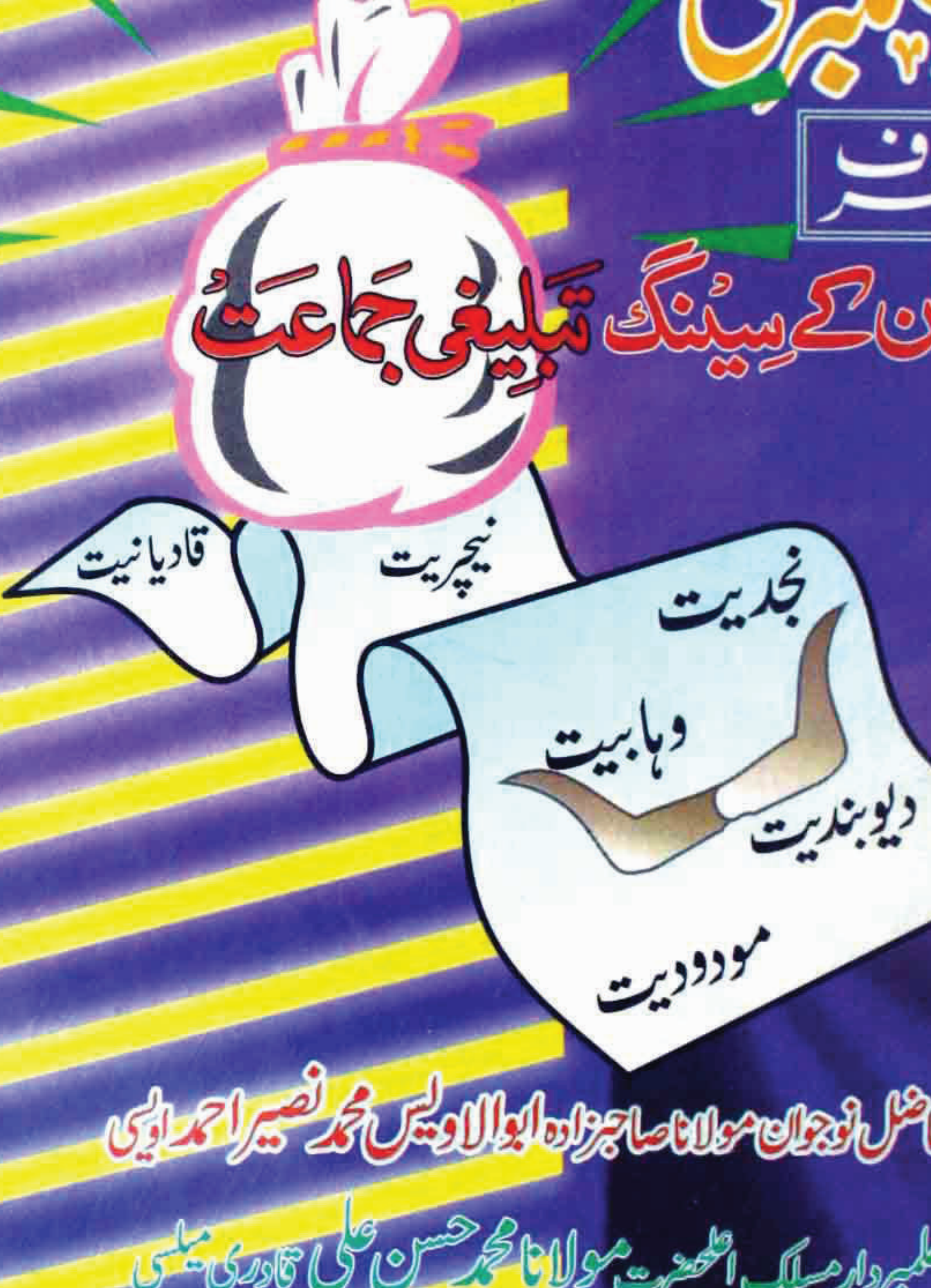
دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت کے

عقائد باطلہ کے نظریات فاسدہ کا تحقیقی تجزیہ

الفتنۃ الکبریٰ

المعروف

شیطان کے سینگ تبلیغی جماعت



مولف: فاضل نوجوان مولانا صاحبزادہ ابوالاویس محمد نصیر احمد اویسی

تقدیم لاجواب: علمبردار مسلک اعلحضرت مولانا محمد حسن علی قادری میلسی

زیر نگرانی: ابوالخیر مولانا محمد الطاف قادری رضوی

پیشکش: انجمن انوار القادریہ

جمشید روڈ نمبر 3 کراچی

فون 4120794
2435088

Butt

دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت کے

عقائد باطلہ کے نظریات فاسدہ کا تحقیقی تجزیہ

الفتنۃ الکبریٰ

المعروف

شیطان کے سینگ تبلیغی جماعت



مولف: فاضل نوجوان مولانا صاحبزادہ ابوالاویس محمد نصیر احمد اویسی

تقدیم لاجواب: علمبردار مسلک اعلحضرت مولانا محمد حسن علی قادری میلسی

زیر نگرانی: ابوالخیر مولانا محمد الطاف قادری رضوی

پیشکش: انجمن انوار القادریہ
جمشید روڈ نمبر 3 کراچی
فون 4120794
2435088

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت :	چوراسی (84)
کتاب کا نام :	الفتنۃ الکبریٰ المعروف "شیطان کے سینگ تبلیغی جماعت"
مؤلف :	حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد نصیر احمد اویسی مدظلہ العالی
نظر ثانی :	حضرت مولانا مفتی عبداللطیف قادری رضوی
تقدیم :	ضیغم اہلسنت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی
باہتمام	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
صفحات :	240
ہدیہ :	70 روپے
ناشر :	انجمن انوار القادریہ (ٹرسٹ) جمشید روڈ کراچی

خوشخبری

125 روپے سالانہ فیس جمع کرا کر ہر ماہ ایک نیا خوبصورت رسالہ گھر بیٹھے حاصل کریں۔ انجمن انوار القادریہ کی اس اشاعتی سرگرمی میں حصہ لے کر دینی معلومات میں اضافہ کیجئے۔ فیس منی آرڈر کے ذریعے بھی جمع کرائی جا سکتی ہے۔

نوٹ : بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات قیمت اور ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

انجمن انوار القادریہ (ٹرسٹ) کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً لوگوں کی اصلاح و خبر گیری کیلئے مختلف مسائل اور عنوانات پر کتابیں و لٹریچر شائع کیے جاتے ہیں۔ یہ کتاب "الفتنۃ الکبریٰ المعروف شیطان کے سینگ تبلیغی جماعت" انجمن انوار القادریہ کی اشاعت کی چوراسی (84) کڑی ہے۔

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ اہلسنت برائٹ کارنر دوکان نمبر 9 سبزی منڈی کراچی۔
☆ انجمن انوار القادریہ حیدر آباد کالونی جمشید روڈ کراچی نمبر ۵ پاکستان۔
☆ مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ۔
☆ سنی رضوی کتب خانہ گلشن کالونی نڑوالا روڈ بالمقابل بڑا قبرستان فیصل آباد۔
☆ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور۔
☆ مکتبہ انوار رضا مقام رضا مدینہ ٹاؤن میلسی ۶۱۲۰۰۔
☆ مولانا محمد نصیر احمد اویسی گلی نمبر ۴ حمید پورہ کھیالی گوجرانوالہ

حالانکہ یہ بے خبر عوام کو وہابی بنانے کی ایک نئی چال ہے اور اسی لئے یہ جماعت دُوسری وہابی جماعتوں سے کچھ زیادہ ہی تقیۃ باز، خطرناک پُراسرار ہے۔ اور اس جماعت کا سربراہ مولوی الیاس دیوبندی، مولوی رشید احمد گنگوہی کا مرید اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا بہت زیادہ عقیدتمند اور مولوی محمود حسن دیوبندی کا شاگرد ہے۔

(تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ ص ۱۱ تا ۱۵)

انگریز کا پودا تبلیغی جماعت

جہاں انگریز نے اہلسنّت کے زور کو کم کرنے کے لیے اور جماعتیں مثلاً مرزائی۔ غیر مقلد کھڑی کیں وہاں تبلیغی جماعت کو بھی کھڑا کیا۔ چنانچہ شبیر احمد عثمانی نے مولوی حفظ الرحمٰن دیوبندی کی روایت بیان کی ہے کہ مولوی الیاس کی تبلیغی جماعت کو بھی ابتداءً حکومتِ برطانیہ کی طرف سے روپیہ ملتا تھا۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۱۳)

مولوی الیاس کی "تبلیغی جماعت" کی وہی پرانی عادت ہے۔ یعنی وہابیوں، دیوبندیوں والے عقیدوں کے سوا اور کچھ نہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو "پاکیزہ خواب ص ۱۹" شائع کردہ تبلیغی جماعتِ ہند۔

"ڈوبتا آدمی کہے یا عبدالقادر جیلانی اغثنی۔ اے عبدالقادر جیلانی فریاد سُنئے مجھ کو ڈوبنے سے بچائیے۔ یا کوئی عورت کہے کہ اے عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) مجھے بچہ دیجئے۔ اور کوئی کہے کہ مجھے روزی دیجئے۔ اور محرم کے مہینے میں یا حسین علیہ السلام کہہ کر مرادیں امام حسین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ سب

ملفوظات

حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ

*

مؤلف: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ

*

مدنی کتب خانہ کراچی
مدنی منزل، آر ۷۹۹ سیکٹر ۱۶-اے
گلشن اسلام، بفرزون، کراچی ۷۵۸۵۰
اسلامی جمہوریہ-پاکستان

مدنی کتب خانہ کراچی

مدنی منزل، آر ۷۹۹ سیکٹر ۱۶-اے
گلشن اسلام، بفرزون، کراچی ۷۵۸۵۰
اسلامی جمہوریہ۔ پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

ملفوظات کا مُرتّب صاحبِ ملفوظات کی خدمت میں

مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا نام تو غالباً میں نے اپنی طالب علمی کے زمانہ سے سُنا تھا لیکن آنکھوں سے دیکھنے کا اتفاق جہاں تک یاد پڑتا ہے پہلی دفعہ شاید رمضان ۵۳ھ میں ہوا۔ اس کے بعد چار پانچ سال تک بغیر قصد وطلب کے محض اتفاقی طور پر غالباً کئی دفعہ زیارت وملاقات کی نوبت آئی لیکن ان سرسری اور اتفاقی ملاقاتوں میں، میں اس سے زیادہ کچھ نہیں سمجھ سکا کہ مولانا ایک مخلص عالمِ دین ہیں۔ پرانے طرز کے سیدھے اور نیک بزرگوں کا نمونہ ہیں اور زمانہ کے تقاضوں اور اہم وقتی دینی ضرورتوں سے واقف نہ ہونے کے باوجود مسلمانوں کی دینی اصلاح کا صادق جذبہ اور سچی تڑپ اپنے اندر رکھتے ہیں۔

بہرحال ان ملاقاتوں میں نہ میں مولانا کی شخصیت سے متأثر ہوا اور نہ میں نے ان کی دینی دعوت وتحریک کی کوئی خاص اہمیت سمجھی یہاں تک کہ غالباً ۵۸ھ میں دین کے تقاضوں کو خوب سمجھنے والے ایک بڑے روشن دماغ اور صاحبِ قلم عالمِ دین نے خود مولانا سے ملاقات کرکے اور ان کی دعوت و

آسمان کے سب خزانے اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔"

(۵۴) ایک بار فرمایا کہ ـــ جو وفود سہارنپور، دیوبند وغیرہ تبلیغ کے لئے جارہے ہیں ان کے ہمراہ تجارِ دہلی کے خطوط کر دیئے جائیں جن میں نیازمندانہ انداز میں حضراتِ علماء سے عرض کی جائے کہ یہ وفود عوام میں تبلیغ کے لئے حاضر ہو رہے ہیں، آپ حضرات کے اوقات بہت قیمتی ہیں اگر ان میں سے کچھ وقت اس قافلہ کی سرپرستی میں دے سکیں جس میں آپ کا اور طلباء کا حرج نہ ہو تو اس کی سرپرستی فرمائیں اور طلباء کو اس کام میں اپنی نگرانی میں ساتھ لیں۔ طلباء کو از خود بدونِ اساتذہ کے نگرانی کے اس کام میں حصہ نہ لینا چاہیئے۔ اور قافلہ والوں کو یعنی وفودِ تبلیغ کو نصیحت کی جائے کہ اگر حضراتِ علماء توجہ میں کمی کریں تو ان کے دلوں میں علماء پر اعتراض نہ آنے پائے۔ بلکہ یہ سمجھ لیں کہ علماء ہم سے بھی زیادہ اہم کام میں مشغول ہیں وہ راتوں کو بھی خدمتِ علم میں مشغول رہتے ہیں جبکہ دوسرے آرام کی نیند سوتے ہیں اور ان کی عدمِ توجہ کو اپنی کوتاہی پر محمول کریں کہ ہم نے ان کے پاس آمد و رفت کم کی ہے اس لئے وہ ہم سے زیادہ ان لوگوں پر متوجہ ہیں جو سالہا سال کے لئے ان کے پاس آپڑے ہیں۔ پھر فرمایا:۔

ایک عامی مسلمان کی طرف سے بھی بلاوجہ بدگمانی ہلاکت میں ڈالنے والی ہے اور علماء پر اعتراض تو بہت سخت چیز ہے۔

پھر فرمایا ـــ ہمارے طریقۂ تبلیغ میں عزتِ مسلم اور احترامِ علماء بنیادی چیز ہے۔ ہر مسلمان کی بوجہ اسلام کے عزت کرنا چاہیئے، اور علماء کا بوجہ

علمِ دین کے بہت احترام کرنا چاہیئے۔ پھر فرمایا کہ:۔

علم اور ذکر کا کام ابھی تک ہمارے مبلغین کے قبضہ میں نہیں آیا۔ اس کی مجھے بڑی فکر ہے اور اس کا طریقہ یہی ہے کہ ان لوگوں کو اہلِ علم اور اہلِ ذکر کے پاس بھیجا جائے کہ ان کی سرپرستی میں تبلیغ بھی کریں اور ان کے علم و صحبت سے بھی مستفید ہوں۔

(۵۵) ایک دن میں آنے والے مہمانوں سے گفتگو میں زیادہ مشغول رہا مولانا کی خدمت میں زیادہ نہ بیٹھا ظہر کے بعد حاضرِ خدمت ہوا تو فرمایا:۔

"تم کو زیادہ میرے پاس رہنا چاہیئے"۔

عرض کیا کہ آج آنے والوں کا زیادہ ہجوم تھا میں نے ان کو اپنے پاس رکھا اور تبلیغ پر ان سے باتیں کرتا رہا تاکہ آپ کے پاس زیادہ ہجوم نہ ہو اور آپ کو زیادہ بولنا نہ پڑے۔ فرمایا:

"اس کی بھی یہی صورت تھی کہ تم میرے پاس رہتے میں تم سے دل کی بات کرتا رہتا، تم دوسروں کو پہنچا دیتے۔ اس طرح میرے دل کا کانٹا تو نکل جاتا، تم میرے پاس رہو، میری باتوں کو سنتے رہو اور دوسروں کو پہنچاؤ تاکہ مجھے کسی سے خطاب نہ کرنا پڑے۔ بعضے لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ ہم تجھ کو بولنے نہ دیں گے، مگر جب تک میرے دل کا کانٹا نہ نکل جائے میں کیسے چپ ہو جاؤں، میں ہرگز چپ نہ ہوں گا، چاہے مر جاؤں"۔

(۵۶) ایک بار فرمایا ـــ حضرت مولانا تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا

ہوکہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہوجائے گی۔ پھر فرمایا:

وعظ میں احکامِ شرعیہ کی مصالح وعلل بیان نہ کرو۔ بس تین چیزوں کو مدنظر رکھنے کی لوگوں کو تعلیم کی جائے۔ ایک یہ کہ ہر عمل میں رضائے حق کا قصد کریں اور آخرت کا یقین رکھیں، جو عمل بھی رضائے حق کے لئے اور یقین آخرت کے ساتھ ہوکر یہ آخرت میں مفید ہوگا وہاں اس سے ثواب ملے گا یا عذاب دفع ہوگا۔ اس کے ساتھ کسی ایسے نفع کا قصد نہ ہو جو موت سے سے پہلے دنیا میں حاصل ہونے والا ہو، وہ تو رونگے کے طور پر خود ہی حاصل ہوجاتے ہیں وہ مقصود نہیں ہیں، گو ان کا حصول یقینی ہے اور اس کا یقین رکھنا بھی لازم ہے مگر عمل سے ان کا قصد نہ کیا جائے۔ پھر فرمایا، ہاں، جس جگہ اس کی ضرورت ہو وہاں اسرار ومصالح کے بیان کا مضائقہ بھی نہیں مگر ہر جگہ بیان نہ کیا جائے۔

(۵۷) ایک بار فرمایا ــــ حضرت مولانا تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) کے لوگوں کی مجھے بہت قدر ہے کیونکہ وہ قریب العہد ہیں اسی وجہ سے تم میری باتیں جلدی سمجھ جاتے ہو مولانا کی باتیں سن چکے ہو اور تازہ سنی ہوئی ہیں۔ پھر فرمایا، تمہاری وجہ سے میرے کام میں بہت برکت ہوئی۔ میرا جی بہت خوش ہوا۔ پھر بہت دعائیں دیں اور فرمایا تم خود بھی رو رو کر اس نعمت کا شکر کرو۔

اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَتْ بِیْ اَوْ اَمْسَتْ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ
اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ
لَکَ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ۔

(۵۸) فرمایا ــــ تبلیغ کے کام کے لئے سادات کو زیادہ کوشش کے ساتھ اٹھایا جائے اور آگے بڑھایا جائے۔ حدیث "ترکت فیکم ثقلین کتاب اللہ وعترتی اھل بَیْتِی" کا یہی مقتضا ہے۔ ان بزرگوں سے دین کا کام پہلے بھی بہت ہوا ہے اور آئندہ بھی انہی سے زیادہ امید ہے۔

(۵۹) ایک دن فرمایا ــــ کسی مسلمان کو کسی سے اللہ کے لئے محبت ہو یا اس سے کسی مسلمان کو اللہ کے لئے سچی محبت ہو تو یہ محبت اور حُسنِ ظن آخرت کے لئے ذخیرہ ہے۔ مسلمانوں کو مجھ سے جو محبت ہے اس سے کچھ امید ہوتی ہے ان شاء اللہ وہاں بھی پردہ پوشی ہوجائے گی۔

پھر فرمایا ــــ اپنی تہی دستی کا یقین ہی کامیابی ہے کوئی بھی اپنے عمل سے کامیاب نہ ہوگا۔ محض اللہ کے فضل سے کامیاب ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لن یدخل الجنۃ احد بعملہ قالوا ولا انت
یارسول اللہ؟ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ
برحمتہ

یہ حدیث پڑھ کر مولانا خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلایا۔

(۶۰) ایک بار فرمایا ــــ مولانا! علماء اس طرف نہیں آتے ہیں، کیا کروں؟ ہائے اللہ! میں کیا کروں؟ عرض کیا، سب آجائیں گے۔ آپ دعاء کریں۔ فرمایا میں تو دعاء بھی نہیں کرسکتا تم ہی دعاء کرو، پھر یہ اشعار پڑھے

استغفر اللہ من قول بلا عمل : لقد نسبت بہ نسلا لذی عقم